

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطبہ جمعہ

خوشحالی اور تنگی میں توحید

۱۸ ستمبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آنے کہ تم مسلمان ہو۔ سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اما بعد: اے اللہ کے بندو! جو انسان کائنات کے خالق سے، اور اپنے ارد گرد بکھری ہوئی مخلوقات کی تدبیر کرنے والے عظیم خالق سے حجاب میں ہے، اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب اسے ان میں امید کی کوئی جھلک نظر آتی ہے تو وہ اپنی امید انہی سے وابستہ کر لیتا ہے، اور جب وہ ان میں ہلاکت، وعید اور تنبیہ کے خوف کے آثار دیکھتا ہے تو اس کے اندر مایوسی مچل اٹھتی اور پھوٹ پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ بھلائی بھی صرف انہی مخلوقات سے دیکھتا ہے اور برائی بھی صرف انہی سے۔ یہی اس انسان کا حال ہے جو اپنے خالق اور مولا، عز و جل، کے دیدار سے محجوب ہے، یہاں تک کہ وہ ان مخلوقات اور موجودات کو، جنہیں لوگ اپنے ارد گرد «فطرت» کہتے ہیں، معبود بنا بیٹھتا ہے۔

لیکن وہ بصیرت رکھنے والا انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ کائنات صرف اپنے خالق کے ہاتھ سے حرکت کرتی ہے، اور یہ مخلوقات صرف اپنے خالق، سبحانہ و تعالیٰ، کے ہاتھ کی مسخر کردہ ہیں، وہ نہ امید کی بنا پر اور نہ خوف و وعید کی بنا پر اپنے آپ کو ان سے وابستہ کرتا ہے۔ ایسا انسان ان مخلوقات کے پاس کسی بھی تاثر کے ساتھ نہیں رکتا: اگر وہ ان میں بھلائی کی کوئی جھلک دیکھے تو یہ جھلک اسے اللہ عز و جل کے خوف سے غافل نہیں

کرتی، اور اگر وہ ان میں برائی کے آثار دیکھے تو یہ جھلک اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل میں غور و فکر کرنے سے نہیں روکتی۔

بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ آسمان سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فیض رساں کرم کو دیکھتے ہیں، جو ان سخاوت بھری اور آنے والی بارشوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، تو خوشی کی طرف جھک جاتے ہیں، امید کی طرف جھک جاتے ہیں، اور اس یقین کی طرف جھک جاتے ہیں کہ اب وہ نگہداشت میں آچکے ہیں اور ان کی طرف بڑی بھلائی آرہی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فاعلیت کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ انسان غور و فکر اور تدبر کرے تو جان لے کہ اللہ عز و جل کا خوف ہر چیز میں پوشیدہ ہے، اور جان لے کہ یہ زبردست معبود، جس کے ہاتھ میں ہر چیز ہے اور جس کے ہاتھ میں ہر معاملے کی تدبیر ہے، رحمت کے اسباب کو ہلاکت اور تباہی کے اسباب بنا سکتا ہے، اور تباہی کے ان اسباب کو، جو ہمیں تباہی ہی نظر آتے ہیں، رحمت اور خوشحالی کے اسباب بنا سکتا ہے، اور معاملہ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتا ہے۔

تو وہ کون ہے جس نے چلنے والی ہواؤں کو انسان کے وجود میں زندگی کی تجدید کا ذریعہ بنایا؟ وہ اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں۔

اور وہ کون ہے جو چاہے تو انہی ہواؤں کو تباہی اور ہلاکت کا سبب بنا دے؟ وہ اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں۔

اور وہ کون ہے جس نے زمین کو ہمارے قدموں کے نیچے بچھونا بنایا، جو اپنے اندر موجود خزانوں اور اپنی سطح پر پھوٹنے والی بھلائوں کے ذریعے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مزید رحمت اور فضل سے ہماری پرورش کرتی ہے؟ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

لیکن وہ کون ہے جو چاہے تو اسی زمین کو ہلاکت کا ذریعہ بنا دے، جب وہ ہمارے قدموں کے نیچے حرکت کرے اور لرزے، بلکہ جب وہ کھلے ہوئے منہ بن کر ہمیں نکل جائے؟ وہ اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں۔

اور وہ کون ہے جس نے پانی کو زندگی کا ذریعہ بنایا، جیسا کہ اس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا؟

سورة الانبياء - آیت ۳۰

﴿وجعلنا من الماء كل شيء حي﴾

اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی۔

وہ اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں۔

لیکن وہ کون ہے جو چاہے تو اسی پانی کو غرق، ہلاکت اور طوفان کا ذریعہ بنا دے؟ وہ اللہ عز و جل ہے۔ سو تعجب ہے اس انسان پر جو اللہ عز و جل کے لشکروں کے سامنے کھڑا ہو کر ان میں بھلائی پر غور کرتا ہے یا ان سے برائی کا خوف کھاتا ہے، مگر ان لشکروں کے رب اور ان کے مسخر کرنے والے کی طرف نہیں دیکھتا، جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔

اے اللہ کے بندو! غور کرو اور سوچو ان اسباب میں جن کے ذریعے اللہ عز و جل نے ہم سے پہلے کی امتوں کو ہلاک کیا: کیا وہ اسباب اس کے سوا کچھ اور تھے جنہیں ہم آج اپنی زندگی میں اور باقی لوگ خوشحالی اور بھلائی کے اسباب سمجھتے ہیں؟ فطرت کے وسائل، جیسا کہ کہا جاتا ہے، جو زمین پر لوگوں کی امیدوں کا محور ہیں، وہی وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ عز و جل نے جب چاہا ان امتوں کے لیے ہلاکت کے اسباب بنا دیا۔ اللہ عز و جل کا یہ فرمان دیکھو:

سورة العنكبوت - آیت ۲۰

﴿فَكَلَّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا﴾

پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب پکڑا: ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر برسائے والی آندھی بھیجی، کسی کو ہولناک چیخ نے آیا، کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور کسی کو ہم نے غرق کر دیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے۔

وہ ہمیں دکھاتا اور آگاہ کرتا ہے کہ جو وسائل اصل میں انسان کی زندگی اور اس کی خوشحال معیشت کے لیے ہیں، انہی کو اللہ جب چاہے ان لوگوں کی ہلاکت کا ذریعہ بنا دیتا ہے جنہیں اللہ عز و جل ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ وہ چیخ جو خوشی دیتی ہے وہی چیخ ہلاک بھی کر دیتی ہے، اور معاملہ اللہ عز و جل کے ایک حکم کے سوا کچھ نہیں چاہتا جو اس مخلوق کے لیے صادر ہو جسے اس نے پیدا کیا اور ہمارے ارد گرد کی موجودات میں پھیلایا۔ اور جب قوم عاد فطرت کے مظاہر سے دھوکہ کھا گئی، جیسے آج بہت سے لوگ دھوکہ کھاتے ہیں، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں اسی حقیقت سے آگاہ کیا جو میں بیان کر رہا ہوں، مگر وہ تنبیہ حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ وقت گزر چکا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک بادل ان کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس میں بھلائی کا گمان کیا، کیونکہ یہ کائنات کا ربانی طریقہ ہے: جب لوگ لمبے قحط اور خشک سالی کے بعد کوئی آتا ہوا بادل دیکھتے ہیں تو اس میں بھلائی کی امید کرتے ہیں۔ لیکن اللہ نے انہیں آگاہ کیا کہ معاملہ بادل کے ہاتھ میں نہیں بلکہ بادل کو چلانے والے کے ہاتھ میں ہے۔ اور اللہ عز و جل کا یہ فرمان دیکھو:

﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مِّمَّطْرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ * تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَى إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ﴾

پھر جب انہوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں، بلکہ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے، ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے، جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دے گی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔

یہ وہی معنی ہے جس کی طرف اللہ عز و جل نے ہمیں نصیحت کے طور پر متوجہ کیا، اور یہی وہ معنی ہے جو گزری ہوئی امتوں کی حقیقت میں مجسم ہوا۔ اے اللہ کے بندو! ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے، اور ہمیں فطرت کے ظاہری مظاہر سے دھوکہ کھا کر اس کے چلانے والے، اس کے خالق اور اس کو اپنی مخلوقات اور اپنے بندوں میں اپنی مرضی کے لیے مسخر کرنے والے سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ان سخاوت بھری، لگاتار اور مسلسل بارشوں کو دیکھ کر اپنے تصور میں بڑی امیدوں سے تازہ دم ہو جاتے ہیں اور انہیں اپنی طرف آنے والی رحمت سمجھتے ہیں۔ اللہ کی رحمت کی امید رکھنے کے باب میں یہ اچھا اور عظیم ہے، مگر فطرت اور اس کے احکام کے تصور کے اعتبار سے یہ ایک ہلاکت خیز بات ہے۔ انسان پر لازم ہے کہ جب وہ فطرت کی کوئی جھلک دیکھے تو یہ اندازہ کرے کہ اگر اللہ چاہے تو اس میں بھلائی ہے، اور اگر اللہ عز و جل چاہے تو اس میں تباہی کا سبب بھی ہے۔

مولا اور خالق کا حقیقی بندہ وہ ہے جو جب اللہ کی نعمت کو آسمان سے گرتے دیکھے تو اپنی زبان سے اللہ کا شکر ادا کرے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس سے برائی کو ٹال دے، یعنی اسی بارش کی برائی کو بھی اپنی زبان سے مانگے۔

وہ انسان جس نے اپنی عقل، اپنے جذبات اور اپنے احساسات کے ساتھ اللہ کی توحید کو تسلیم کیا ہے، وہ ہے جو جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لشکروں کو، جو ان کائناتی قوانین کی صورت میں ظاہر ہیں جنہیں ہم دیکھتے ہیں، دیکھتا ہے تو اپنی نظر خالق کی طرف اٹھا کر اپنے دل میں سوچتا ہے: کیا یہ استدرج ہے جس کے ذریعے اللہ عز و جل ہمیں آہستہ آہستہ پکڑ رہا ہے، یا یہ رحمت ہے؟ ان بارشوں اور ہواؤں کا انجام کیا ہوگا؟ کیا یہ اس امت کے لیے بھلائی ہے جسے اللہ عز و جل کی رحمت لے کر آئی ہے، یا یہ ہلاکت اور تباہی ہے؟ یہ بھی ممکن ہے اور وہ بھی ممکن ہے۔۔۔

اور بندہ وہ ہے جو رغبت اور خوف کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے۔ کیا تم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان اس کی محکم کتاب میں نہیں سنا؟

سورة الرعد - آیت ۱۲

﴿هُوَ الَّذِي يَرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾

وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے، خوف اور امید کے لیے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے۔ بجلی بھی کائناتی مظاہر میں سے ایک مظہر ہے: تم اسے بھلائی کا ذریعہ سمجھ سکتے ہو تو وہ واقعی بھلائی کا ذریعہ ہے، اور تم اسے برائی کا ذریعہ سمجھ سکتے ہو تو وہ واقعی برائی کا ذریعہ ہے۔ لیکن وہ کون ہے جو ان جھلکیوں، ان بجلیوں اور ان بارشوں کی سمت متعین کرتا ہے؟ وہ کون ہے جو چاہے تو انہیں بھلائی کی طرف اور چاہے تو برائی کی طرف موڑ دے؟ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خوشحالی اور تنگی، دونوں حالتوں میں اس پر ایمان کی توفیق دے، اور ہمیں ہر حال میں اپنی عقلوں اور اپنے جذبات میں اس کی توحید پر قائم رکھے۔ اور ہم اس سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اس یقین سے بھر دے کہ بھلائی اسی کی طرف سے آتی ہے اور برائی بھی اسی کی طرف سے آتی ہے۔ اور ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہمیشہ عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اللہ عظیم سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورة الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورة النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورة البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔